13901 ـ قرض کو معاف کر کے اسے زکاۃ میں شمار کرنا جائز نہیں ہے

سوال

تین برس قبل میرا ایك دوست کام کی تلاش کے سلسلہ میں میرے شہر میں آیا جہاں میں ملازمت کرتا ہوں، اور اس نے مجھ سے ویزہ اور میڈیکل وغیرہ کا خرچہ ادا کرنے کا مطالبہ کیا جو تقریبا ساڑھے چار ہزار درہم (تقریبا بارہ سو ڈالر) بنے، لیکن وہ حالات کا مقابلہ نہ کر سکا اور واپس انڈیا چلا گیا اور وعدہ کیا کہ وہ یہ رقم بعد میں واپس کر دے گا.
ایك برس بعد وہ صرف ایك ہزار درہم واپس کر سکا، اور ابھی تك ساڑھے تین ہزار درہم اس کے ذمہ ہیں، میں جب آخری بار انڈیا گیا تو اس نے خط لکھا تھا کہ اس کے مالی حالات بہت زیادہ تنگ ہیں، اور وہ باقی رقم کسی بھی صورت میں ہرگز واپس کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا، اور مجھ سے مطالبہ کیا کہ وہ بقیہ رقم کو زکاۃ شمار کر لے.
میرا سوال یہ ہے کہ:
کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں باقی رقم کے مطالبہ سے دستبردار ہو جاؤں اور اسے اپنی زکاۃ میں سے ایك حصہ شمار کرلوں، کیونکہ اس ماہ رمضان میں زکاۃ کا وقت قریب ہے؟
کیا میں اس ماہ مبارك میں فقرا کو دی جانے والی زکاۃ میں سے یہ رقم کاٹ لوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بخاری اور مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کو یمن کی طرف روانہ کرتے ہوئے فرمایا تھا:

" تم انہیں یہ بتانا کہ اللہ تعالی نے ان کے اموال میں زکاۃ فرض کی ہے جو ان میں سے غنی اور مالدار لوگوں سے حاصل کر کے ان کے فقراء میں ہی تقسیم کر دی جائے گی"

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان کیا کہ زکاۃ ایك ایسی چیز ہے جو لی جاتی ہے، اور واپس کی جاتی ہے، تو اس بنا پر آپ کے لیے جائز نہیں کہ اپنے قرضدار کا قرض معاف کر کے اسے زکاۃ میں شمار کرلیں، کیونکہ قرض معاف کرنا نہ تو لینا ہے، اور نہ ہی واپس کرنا.

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی نے یہ ذکر کرتے ہوئے کہا ہے:

بغیر کسی نزاع اور اختلاف کے قرض معاف کرنے سے بعینہ زکاۃ ادا نہیں ہو گی.

لیکن آپ کے لیے یہ جائز ہے کہ آپ اس محتاج اور ضرورتمند شخص کو اپنی زکاۃ میں سے اتنا مال دیں جو اس کی ضروریات پوری کرے، اور اس کے ذمہ جو قرض ہے ان شاء اللہ تعالی اسے بعد میں ادا کر دے گا.